تصوف کیا ہے ؟

﴿ عالمِ ربانی حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحبؒ ﴾

اسلام میں صرف ریاضتوں کا نام تصوف نہیں ہے یہ دوسرے مذہب والے بھی کرتے ہیں دراصل رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کے بتلائے ہوئے عقائد دل سے تسلیم کرنے کے بعد تصوف کا درجہ آتا ہے پھر اگر کوئی مسلمان حسنِ عبادت میں کامیابی حاصل کرے تو اس نے اسلامی تصوف حاصل کر لیا ''حسنِ عبادت'' کا مطلب یہ ہے کہ عبادت کے وقت یہ تصور قائم رہے کہ ''(گویا) میں خدا کو دیکھ رہا ہوں'' یا ''خدا مجھ کو دیکھ رہا ہے'' ''اَلْاِحْسَانُ'' اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ [1] بس یہی تصوف کی روح ہے اور اس کا جسم اتباعِ سنت ہے ! ! ! جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا تعلیم فرمائی ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اے اللہ اپنے ذکر و شکر اور حسنِ عبادت میں میری مدد فرما۔ حق تعالیٰ نے گیارہویں پارہ کے شروع میں ارشاد فرمایا ہے :

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ﴾ (سُورۃ التوبۃ : ۱۰۰)

''اور وہ جو پہلے سبقت کرنے والے ہیں مہاجرین و انصار میں سے اور وہ لوگ جنہوں نے اچھائی کے ساتھ اِن کی پیروی کی ان سے اللہ راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے''

﴿ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ ﴾ کے جملہ میں یہ ارشارہ ہے کہ خداوندِ کریم کی ذات پاک کا استحضار رکھتے ہوئے باخلاص یہ پیروی ہونی چاہیے !

صراطِ مستقیم جس کی طلب میں ہم کسی رکعت میں یہ دعا کرنی نہیں چھوڑتے یہ ہے کہ عقائد و اعمال میں ہم ان عقائد و اعمال پر قائم رہیں جو جنابِ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے اور صحابہ کرام، تابعین

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۲

(جن میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ داخل ہیں) اور اَتباعِ تابعین (جن میں باقی تینوں ائمہ کرام بھی داخل ہیں) سے ہم تک پہنچے۔ اور ظاہر میں اتباعِ سنت کے ساتھ ساتھ باطن میں دل کو خداوندِ کریم کی ذاتِ پاک کے مشاہدہ میں حتی الامکان مستغرق رکھیں اگر کسی کو حق تعالیٰ یہ دولت دے دیں تو اس سے زیادہ خوش نصیب کون ہوگا ؟ یہی صراطِ مستقیم پر قائم رہنا اور ہدایتِ کاملہ ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی ریاکار کو ہرگز اتباعِ سنت نصیب نہیں ہوسکتا اسی طرح تمام باطل فرقے اتباعِ سنت کی دولت سے محروم ہیں ! عقائد وعبادات کی طرح اخلاق ومعاملات میں بھی اتباعِ سنت ضروری ہوتا ہے ! ان چاروں چیزوں[1] میں کسی اہلِ باطل کے کسی بھی فرد کو پرکھا جاسکتا ہے اور ہر وقت جانچا جاسکتا ہے کہ یہ اہلِ حق میں ہے یا اہلِ باطل میں رسول اللہ ﷺ نے یہ عجب کسوٹی بنائی ہے۔

کرامت :

ایسے بزرگوں سے ایسے کوئی خرقِ عادت چیز ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے دلوں میں اس کا اکرام بٹھانے کے لیے ظاہر کی جاتی ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ کسی ولی کی کرامت بھی دراصل نبی ﷺ کی حقانیت کی دلیل ہے ! اور گویا وہ نبی کریم علیہ الصلٰوۃ والسلام کا ہی احسان ہے اور آپ کا ہی معجزہ ہے (معجزہ کا لفظ انبیاء کے لیے بولا جاتا ہے غیر نبی کے لیے معجزہ کا لفظ نہ بولنا چاہیے)

کرامت کا ظہور صرف خداوند کریم کی مرضی پر موقوف ہے جب خدا کی مصلحت ہوتی ہے اور جیسی اُس کی مرضی ہوتی ہے ویسی کرامت ظاہر ہوجایا کرتی ہے ! زمانہ کے ساتھ کرامت بھی بدل جاتی ہے جیسے کہ زمانہ کے ساتھ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کے معجزات بدلتے رہے ! !

---

[1] یعنی عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات